سوال

حدیث شریف

جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قول، فعل، تقریر، اور صفت نقل کرنے کو حدیث کہا جاتا ہے۔

حدیث یا تو قرآن مجید کے کسی حکم کی تاکید کرتی ہے جیسا کہ نماز، روزہ۔

یا پھر قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل جیسا کہ نماز میں رکعات کی تعداد، اور زکاۃ کا نصاب، اور حج کا طریقہ وغیرہ۔

یا پھر ایسے حکم کو بیان کرتی ہے جس سے قرآن مجید نے سکوت اختیار کیا ہو مثلا عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ سے اکٹھے نکاح کرنے کی حرمت (یعنی بیوی اور اس کی خالہ یا پھوپھی جمع کرنا حرام ہے)۔

اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور لوگوں کے لیے اسے بیان کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر اس لیے اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شائد کہ وہ اس پر غور وفکر کریں النحل (44)۔

اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالی کی طرف سے وحی ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

کہ نہ تو تمہارے ساتھی نے راہ گم کی ہے اور نہ ہی وہ ٹیڑھی راہ پر ہے، اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے النجم (2-4)۔

اور اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث اس لیے فرمایا کہ وہ لوگوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت اور اس کے علاوہ ہر ایک کے ساتھ کفر کی دعوت دیں، انہیں جنت کی خوشخبری اور جہنم سے ڈارنے والا بنایا اسی کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں:

اے نبی! یقینا ہم نے ہی آپ کو گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا، بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ تعالی کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے الاحزاب (45-46)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کی بھلائی اور خیر پر بہت زیادہ حریص تھے، جو بھی خیر اور بھلائی کی بات تھی اسے اپنی امت تک پہنچایا اور جس میں شر ونقصان تھا اس سے امت مسلمہ کو بچنے کا کہا، اسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

تمہارے پاس ایک ایسے رسول آئے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جنہیں تمہیں نقصان دینے والی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفقت اور مہربانی کرنے والے ہیں التوبۃ (128)۔

ہر نبی علیہ السلام خاص کر صرف اپنی قوم کی طرف ہی بھیجا جاتا تھا ، اوراللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ، اس کا ذکر اس طرح فرمایا ہے :

اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے الانبیاء (107) ۔

توجب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ وحی کے مبلغ ہیں تو ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا واجب ہے بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تو اللہ تعالی کی ہی اطاعت ہے :

جس نے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی وہ حقیقتا اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے النساء (80) ۔

اوراللہ تعالی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی نجات وکامیابی اور دنیا وآخرت کی سعادت کا راہ ہے ، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

اور جو بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس نے عظیم کامیابی حاصل کرلی الاحزاب (71) ۔

توسب لوگوں پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ہے اس لیے کہ اسی میں ان کی فلاح وکامیابی ہے :

اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت تاکہ تم پر رحم کیا جائے آل عمران (132) ۔

تواب جو بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ومعصیت کرے اس کا نقصان اور وبال اس پر ہی ہوگا وہ اللہ تعالی کا کوئی نقصان نہیں کرسکتا ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے آگے نکلے اسے اللہ تعالی جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے النساء (14) ۔

اور جب اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملہ کوئی فیصلہ کردیں تو کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے اختیار کرے یا چھوڑ دے بلکہ اس پر ایمان اور حق کی اطاعت واجب ہے ، اسی کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا ، اللہ تعالی اور اس کے رسول کی جو شخص بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں ہے الاحزاب (36) ۔

اور بندے کا ایمان اس وقت تک کامل ہی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نہ رکھے اور اس محبت کے لیے اطاعت لازمی ہے ۔

توجو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اس سے محبت کرے اور اس کے گناہ معاف کردے تو وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے :

کہہ دیجئے ! اگر تم اللہ تعالی کی محبت رکھتے ہو تو میری اتباع واطاعت کرو ، خود اللہ تعالی بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے آل عمران (31) ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت صرف کلمات ہی نہیں جنہیں بار بار زبان پر لا کر محبت کا اظہار کیا جائے بلکہ یہ ایک عقیدہ اور منہج ہے جس کا معنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

حکم کی اطاعت اورجوکچھ انہوں نے بتایا اس کی تصدیق اور جس سے روکا اوربچنے کا کہا ہے اس سے رکنا اوراللہ تعالی کی عبادت صرف مشروع طریقے سے کرنا ہے ۔

اورجب اللہ تعالی نے اس دین کی تکمیل کردی اوررسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی رسالت لوگوں تک کما حقہ پہنچا دی تو اللہ تعالی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرماتے ہوئے انکی روح قبض کرلی ۔

اوررسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کوایک صاف شفاف دین پرچھوڑا اس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے توجو بھی اس راہ اوردین سے ہٹے گا وہ ہلاکت میں ہے ، اسی کا اشارہ کرتے ہوئے رب العزت کا فرمان ہے :

آج میں نے تمہارے لیے اپنے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوگیا المائدۃ (3) ۔

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث حفظ کیں ، پھران کے بعد سلف الصالح تشریف لائے اورانہوں نے یہ احادیث کتب میں مدون کردیں جوکہ صحاح اورسنن اورمسانید کے نام سے پہچانی جاتی ہیں ۔

ان سب میں سے صحیح ترین صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں اورسنن اربعۃ اورمسند امام احمد اورموطا امام مالک وغیرہ میں بھی احادیث صحیحہ موجود ہیں ۔

اوراللہ تبارک وتعالی نے اپنے اس دین کو مکمل فرمادیا ، اوررسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی بھلائی اورخیر معلوم کی اسے اپنی امت تک پہنچا دیا اورجو بھی شر ونقصان والی اشیاء کا ان کے پاس علم آیا اس سے اپنی امت کوبچنے کا حکم دیا ، تواب جو بھی اللہ تعالی کے دین میں کوئی بدعت اورخرافات وغیرہ ایجاد کرتا ہے تواس کا وہ کام مردود ہے مثلا :

مردوں سے مانگنا ، اورقبروں کا طواف کرنا ، اورجنوں سے مدد مانگنا اورانہیں پکارنا ، اوراسی طرح اولیاء سے مدد طلب کرنا وغیرہ یہ سب کچھ غیر شرعی اورمردود فعل ہیں جو اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع نہیں کیے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جواس میں سے نہیں تووہ مردود ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718) ۔ .